سوال

(105)جماعت میں شامل ہونے کا طریقہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

باجماعت نماز میں بعد از تکبیر تحریمہ ناقبل از سلام شامل ہونے والا مقتدی کس کیفیت سے شامل جماعت ہوگا؟ تکبیر کہہ کر رفع الیدین کر کے ہاتھ باندھ کر، قیام کی سی صورت اختیار کرتے ہوئے امام کی پیروی کرے گا۔ مثلاً: اس وقت امام:

1۔بحالت قیام ہو۔

2۔بحالت غیر قیام (رکوع یا سجدہ یا تشہد میں) ہو۔ یا پھر ڈائریکٹ طریقے سے امام کی حالت کی پیروی کرے گا؟ (محمد صدیق ایبٹ آباد)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسبوق درج ذیل کام کرے گا:

1۔تکبیر تحریمہ کہے۔

2۔اگر حالت قیام از رکوع ہو تو سینے پر ہاتھ باندھ کر سورۃ فاتحہ سراً یعنی خفیہ آواز سے دل میں پڑھے۔

3۔اگر امام رکوع یا سجدے وغیرہ میں ہے؟ تو تکبیر کہتے ہوئے اسی حالت میں شامل ہونا چاہیے ہاتھ باندھ کر قیام کرنے کا کوئی ثبوت نہیں ہے:

"الإِمَامُ ضَامِنٌ، فَمَا صَنَعَ فَاصْنَعُوا"

"امام ضامن ہے جیسے وہ کرے اسی طرح کرو"(سنن الدارقطنی ج1ص22ح1214)

اس کے راوی محمد بن کلیب بن جابر کے بارے میں ابوزرعہ الرازی رحمة اللہ علیہ نے کہا: ثقہ (الجراح والتعدیل 8/68)

حافظ ابن حبان رحمة اللہ علیہ نے انھیں کتاب الثقات (ج5ص362) میں ذکر کیا دوسرا راوی موسیٰ بن شیبہ بن عمرو بن عبد اللہ رحمة اللہ علیہ ہے جس کے بارے میں امام احمد

رحمۃ اللہ علیہ نے کہا : "احادیثہ مناکیر"

ابو حاتم الرازی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا : "صالح الحدیث" (الجراح والتعدیل 8/147) ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الثقات (9/158) میں ذکر کیا ہے۔

معلوم ہوا کہ یہ راوی حسن الحدیث ہیں انھیں لین الحدیث کہنا صحیح نہیں ہے۔ باقی سند کے سارے راوی ثقہ ہیں لہذا یہ سند حسن ہے۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی روایات بھی اس کی مؤید ہیں۔

فائدہ نمبر 1۔

ابو حاتم الرازی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث بیان کرکے فرمایا :

"ہذا تصحیح لمن قال بالقراءۃ خلف الامام"

"جو شخص قرآءت خلف الامام کا قائل ہے یہ حدیث اسے صحیح قرار دیتی ہے" (الدارقطنی حوالہ مذکور)

معلوم ہوا کہ ابو حاتم الرازی ارحمۃ اللہ علیہ س حدیث کو صحیح سمجھتے ہیں اس لیے اس سے "تصحیح" والا استدلال کر رہے ہیں۔

فائدہ نمبر 2۔

اگر امام کتاب وسنت کے خلاف کوئی کام کرے مثلاً ترک رفع یدین وارسال الیدین قبل الرکوع وغیرہ تو اس کی اس میں پیروی قطعاً نہیں کرنی چاہیے جیسا کہ :

"لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ"

جیسا عام دلائل سے ثابت ہے۔ (شہادت، اپریل 2004ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد 1۔ کتاب الصلاۃ۔ صفحہ 278

محدث فتویٰ